مولانا محمد یونس۔ مدرس جامعہ سلفیہ

بدلتی ہوئی سیاسی وفاداریاں

منافقین اور دورخے انسانوں نے ہی مسلمانوں کو آستین کا سانپ بن کر ڈسا اور مسلم امۃ کی وحدت کو پارہ پارہ کیا۔

قوت مسلم کو کسی شکل میں کمزور نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی ان کے اتفاق واتحاد کو پارہ پارہ کیا جاسکتا ہے۔ ان کے اندر منافقین اور دو رخے انسان پیدا کئے بغیر جو ان کی آستین کا سانپ بن کر ان کو ڈسے اور ان کی جمعیت کو پارہ پارہ کرے۔

امت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے اور اپنوں کے روپ میں غیروں کے کام کرنے والے کو اگر انجام کار کے اعتبار سے قرآن کریم کی روشنی میں دیکھیں تو واضح ہوتا ہے کہ:

ان المنافقين لفی الدرك الاسفل من النار۔ (النساء۔۴۵)

اس گروہ کا ٹھکانہ جہنم کا سب سے گہرا گڑھا ہے۔

اگر اس جماعت کی تاریخ کو دیکھیں تو کوئی نئی اور کل کی جنم لیوا نہیں ہے۔ بلکہ پہلی اسلامی ریاست مدینہ منورہ کے دنیا کے نقشے پر ابھرنے کے ساتھ ہی ان لوگوں نے جنم لیا ہے اور اس وقت سے آج تک اپنے مشن میں سرگرم عمل ہے۔

خواہ وہ وحدت مسلم کو پارہ پارہ کرنے کا مسئلہ ہو یا آپس میں بغض و عناد پیدا کرنے کا معاملہ ہو۔ ازواج مطہرات پر تہمت کی بات ہو یا مسلمانوں کی جماعتوں کو آپس میں دست وگریبان کرنے کا معاملہ ہو۔

یہ سب انہی لوگوں کی سعی باطلہ اور غلیظ سوچ و فکر کا نتیجہ ہے کہ آج امت مسلمہ جتھوں اور گروہوں میں منقسم نظر آتی ہے۔ جنہیں دیکھ کر یہ لوگ بغلیں بجاتے ہیں۔

غزوہ بنی مصطلق سے واپسی میں پانی کے معاملے پر ایک انصاری اور مہاجر کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ مہاجر نے مہاجرین کو آواز دی۔ انصاری نے انصاریوں کو پکارا۔ قریب تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں

اقتدار کی ہوس سے عقل جاتی رہتی ہے مشیر اور وزیر یوں آنکھوں پر پردہ ڈالتے ہیں کہ حکمران دانا ہونے کے باوجود بھی ہوس اقتدار میں اندھے ہو جاتے ہیں۔

تلواریں نیاموں سے نکل پڑتی لیکن رحمت کائنات نے اپنی دور اندیشی سے اس معاملے کو کنٹرول کیا۔ لیکن عبداللہ بن ابی جو منافقین کا سردار تھا جسے محض اس بات سے غصہ تھا کہ مجھے جس اعزاز واکرام اور بادشاہت سے نوازہ جانے والا تھا وہ صرف مجھے ان مسلمانوں کی وجہ سے اس سے ہاتھ دھونا پڑے ہیں۔ یہی ہوس اقتدار نے ہی اسے رئیس المنافقین کے اعزاز سے نوازا اور پوری زندگی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام اور مسلمانوں کی جڑیں کاٹنے پر مجبور کیا۔

عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین مسلمانوں کے خلاف کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا کبھی انصار سے کہتا کہ یہ تمہاری کم عقلی ہے کہ ان بھوکوں کو تم نے سہارا دیا' ان کو اپنا بھائی بنایا' تجارت میں شریک کیا' وہی بھوکے آج تمہارے مقابلے میں آرہے ہیں' وہی انداز ہمارے سیاست دان اختیار کئے ہوئے ہیں کہ پنجاب کے خلاف سندھ میں نفرت کا بیج بویا جارہا ہے اور اہل سرحد کو پنجاب کے خلاف اکسایا جارہا ہے۔ اتفاق و اتحاد کی فضاء قائم کرنے والے سیاست دان نفرت و کدورت کا بیج بو رہے ہیں۔ یہی کام ابن ابی منافق نے کیا۔

اسی موقع پر عبداللہ بن ابی منافق نے کہا:

يقولون لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل ' و لله العزة و لرسوله وللمومنين ولكن المنافقين لا

یعلمون۔ (المنافقون ۸)

آج مدینہ جا کر جو عزت والا ہے ذلیل شخص کو مدینہ سے نکال دے گا۔ جب یہی عبداللہ بن ابی منافق مدینہ کے دروازے پر پہنچا تو سامنے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی مسلمان بیٹا کھڑا ہے۔ اپنے باپ کو مخاطب ہوتا ہے تم نے راستے میں یہ کلمات کہے ہیں کہ عزت والے ذلیلوں کو مدینہ سے نکال دیں گے۔ آج اس وقت تک تم مدینہ میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک رحمت کائنات کی اجازت نہ ہو گی۔ پھر رحمت کائنات کی اجازت سے اسے مدینہ میں داخل ہونے دیا گیا۔

یہ ہوس اقتدار آج پیدا نہیں ہوئی بلکہ پیدائش انسان کے ساتھ ہی اس کی فطرت میں رکھ دی گئی تھی جوں جوں انسان بڑھتے چلے گئے ہوس اقتدار بڑھتی چلی گئی۔

تاریخ شاہد ہے کہ حصول اقتدار کے لئے ایک نہیں لاکھوں جانوں کا خون بہا ہے۔ بادشاہت، حکمرانی، کوئی بری چیز نہیں، مگر اس اقتدار و بادشاہت کو کوئی چیز اچھا بناتی ہے تو وہ انداز حکمرانی ہے اگر برا بناتی ہے تو وہ بھی انداز حکمرانی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بے شمار نبی صاحب اقتدار ہوئے۔ آج بھی اگر کوئی حکمران ان کے انداز حکمرانی کو اپنائے تو وہ ضرور دنیا میں کامیاب و کامران ہو گا اور آخرت میں سرخرو اور جو حکمران ان کے انداز حکمرانی کو چھوڑتے ہوئے کرسی و اقتدار کے نشے میں مغرور قدم اٹھائے گا تو وہ دنیا میں پریشان اور آخرت میں بھی بھڑکتی ہوئی آگ کے سوا کچھ نصیب نہ ہو گا۔

حضرت داؤد علیہ السلام اپنے زمانے کے نبی اور بادشاہ تھے۔ لیکن حاکم اعلیٰ اور شہنشاہ کا ڈر اور خوف مسلسل دل میں موجود کہ کہیں غلطی تو نہیں ہو گی۔ جب بھی کوئی غلطی ہو جاتی تو اپنے آقا اور حقیقی بادشاہ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے اور معافیاں مانگتے۔

وظن داؤد انما فتناه فاستغفر ربه و خرا راكعاً واناب۔ (ص ۲۴)

حضرت یوسف علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی اور بادشاہ تھے۔ دور نبوت سے قبل حقیقی بھائیوں کے دل میں یوسف علیہ السلام کے خلاف حسد کی آگ بھڑک اٹھی جس کی وجہ سے وہ ان کے جانی دشمن بن گئے۔ نہ ابھی نبوت ملی اور نہ ہی بادشاہت، لیکن ان کے مخفی اوصاف

ہوس اقتدار نے ہی عبداللہ بن ابی کو رئیس المنافقین کے اعزاز سے نوازا اور پوری زندگی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام اور مسلمانوں کی جڑیں کاٹنے پر مجبور کیا یہی انداز ہمارے سیاست دانوں نے اپنایا کہ اتفاق و اتحاد کی فضاء قائم کرنے کی بجائے نفرت و کدورت کا بیج بویا۔

جمیلہ کو محسوس کر کے اور ان کی صلاحیتوں کو دیکھ کر حسد پیدا ہوا۔ آپس میں فیصلہ کرتے ہیں:

اقتلوا یوسف او اطرحوه ارضاً یخل لکم وجه ابیکم و تکونوا من بعده قوماً صالحین۔ (یوسف ۹)

یوسف کو قتل کر دو اور یہی یوسف تمہارے اور تمہارے ساتھ تمہارے باپ کی محبت حاصل کرنے میں رکاوٹ ہے۔ جب یہ رکاوٹ ختم ہو جائے گی تو تم اپنے باپ کی محبت حاصل کرنے میں کامیاب و کامران ہو جاؤ گے۔

بالآخر فیصلے نے حتمی شکل اختیار کی اور یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈال دیا۔

انسان کچھ سوچتا ہے اپنی سوچ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مختلف تدبیریں بروئے کار لاتا ہے لیکن ہزار تدبیریں اختیار کرنے کے باوجود رب کائنات کی تقدیر پر غالب نہیں آ سکتا۔

یہی قتل کے پروگرام بنانے والے بھائی ایک دن آتا ہے کہ شاہ مصر کے دربار میں پہنچتے اور سوال کرتے ہیں:

یاایهاالعزیز مسنا واهلنا الضر و جئنا بضاعة مزجة فاوف لنا الکیل و تصدق علینا ان الله یجزی المتصدقین۔ (یوسف ۸۸)

کہ اے عزیز مصر ہم بھوکے مر رہے ہیں۔ ہمارے پاس کھانے پینے کے لئے کوئی سامان نہیں ہے۔

جئنا ببضاعة مزجة

ہم تھوڑی سی پونجی لے کر آئے ہیں۔

و تصدق علینا۔

شاہ مصر ہمیں خیرات دیجئے۔

جب یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں کی زبان سے یہ الفاظ سنتے ہیں۔ وتصدق علینا تو پھر دل پسیج جاتا ہے کہ یہ وہی میرے بھائی ہیں جو کل مجھے کنویں میں

پھینک کر مجھے ہلاک کرنا چاہتے تھے اور آج فقیر و سائل بن کر میرے دربار میں حاضر ہیں۔

یہی خدائی فیصلے اور تقدیر کے معاملے ہیں جو انسان کی سوچ و فکر سے بالاتر ہیں۔ جن کے رونما ہونے پر اور کیسے ہوئے غلط فیصلوں اور اٹھے ہوئے قدموں پر سوائے ندامت کے کچھ نہیں ملتا۔ لیکن آنے والا جانے والے سے کوئی سبق حاصل نہیں کرتا۔

دیتے ہیں اور ووٹ کی بھیک مانگتے ہیں مگر جب اقتدار کا طوق گلے میں پہن لیتے ہیں تو انہیں لوگوں کو کل جن کے دروازے پر ووٹ کی بھیک کے لئے گئے تھے آج یوں دیکھ رہے ہیں جیسے کوئی دشمن ہے۔ یہ بات کوئی نئی نہیں بلکہ شروع سے ہی چلی آرہی ہے۔ حکمرانوں کا یہی انداز رہا ہے۔ جب اقتدار میں نہ ہوں تو عوام کے خیر خواہ' عوام پر جان نچھاور کرنے والے اور

خلیفہ ہارون الرشید نے جب دیکھا کہ برمکی خاندان کی عزت و وقار میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے تو اپنے اقتدار کو بچانے اور اسکو تحفظ فراہم کرنے کیلئے اپنے استاد یحییٰ برمکی اور انکے بیٹے فضل کو قید کر دیتا ہے اور جعفر کو قتل کرواڈالتا ہے۔

خلیفہ منصور خلافت عباسیہ کا دوسرا خلیفہ تھا اپنے بھائی کے مرنے پر جب اسے اقتدار ملا تو سب سے قبل اس آدمی کو قتل کرواتا ہے جس کے بارے میں مورخ نے لکھا ہے کہ اگر ابو مسلم خراسانی نہ ہوتا تو شاید خلافت عباسیہ کا وجود نہ ہوتا۔ خلافت عباسیہ کے قیام اور خلافت بنو امیہ کے خاتمے کے لئے جو کردار ابو مسلم خراسانی کا ہے کسی اور کا نہیں۔

یہ وہی شخص ہے جس نے خلافت بنو امیہ کے خاتمے کے لئے 15 لاکھ سے زائد انسانوں کا خون بہایا تھا لیکن جونہی منصور کو ابو مسلم خراسانی سے بغاوت کی بو آئی اور دیکھا کہ ابو مسلم میرے مقابلے میں اٹھ رہا ہے اور لوگوں پر اس کی ہیبت و رعب ہے تو منصور جو اس ابو مسلم خراسانی کا احسان مند تھا دھوکے سے بلا کر قتل کروا ڈالتا ہے۔

حکمرانوں کا یہی طریقہ رہا ہے۔ جب اقتدار میں آنے کے لئے لوگوں کے تعاون کی ضرورت ہوتی ہے تو ہر دروازے پر جاکر دستک

جب اقتدار مل جائے تو یہی خیر خواہ عوام کا خون و پسینہ چوسنے والوں کی لسٹ میں سرفہرست دیکھائی دیتے ہیں۔

خلیفہ منصور کے چچا عبداللہ بن علی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے بنو امیہ کے کچھ لوگوں کو دعوت دی اور دوران دعوت کوئی ایسی بات چھڑ گئی جس سے عبداللہ بن علی غصے سے آگ بگولا ہو گیا اور مہمانوں کے بارے میں حکم جاری فرمایا کہ ان سب کو قتل کر دو۔ ان کی لاشوں کو زمین پر بچھا کر اوپر دستر خوان لگا دیا جاتا ہے جس پر بیٹھ کر وہ کھانا کھاتے ہیں اور نیچے سے آہوں اور سسکیوں کی آوازیں آرہی ہیں۔ سیاست دانوں کو جب اقتدار ملتا ہے تو پھر اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے وفاداروں کی ہی گردنیں اتارتے ہیں۔

خلافت عباسیہ کے ایک اور شاندار کردار کے مالک خلیفہ ہارون الرشید بھی گزرے۔ جن کے دور میں علمی لحاظ سے بہت ترقی ہوئی۔ حدیث کی کتب لکھی گئی تفسیر و فقہ کے میدان میں قدم بڑھے۔ طب اور سائنس کو ترقی ملی۔ یہ تمام اقدامات خلیفہ ہارون الرشید کے دور میں ہوئے۔

خلیفہ ہارون الرشید کے پاؤں مضبوط کرنے اور علمی ترقی میں برامکہ کا بہت بڑا کردار ہے۔ اگر خاندان برامکہ کا تعاون نہ ہوتا تو شائد ہارون الرشید کے دور میں یہ علمی ترقی نہ ہوتی۔ ہارون الرشید کا استاد بھی برامکی تھا۔ اس کی تربیت سے ہارون کی صلاحیتیں بیدار ہوئیں۔ آخر جب ہارون کو اقتدار ملا تو اپنے استاد یحییٰ برمکی کو وزارت عظمیٰ کے منصب سے نوازا۔ جب یحییٰ برمکی بوڑھا ہو گیا تو یہی منصب ان کے بیٹے کو دیا ان کے بعد ان کے بھائی جعفر کو اس منصب پر فائز کیا۔ لیکن جب دیکھا کہ اس خاندان کی عزت و وقار میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے تو تمام احسانوں کو بھولتے ہوئے اور تمام نیکیوں کو فراموش کرتے ہوئے اپنے استاد یحییٰ برمکی اور ان کے بیٹے فضل کو قید کر دیتا ہے اور یحییٰ برمکی کے بیٹے جعفر کو قتل کرواڈالتا ہے۔ یہ سبھی کچھ ہارون نے اگر کیا تو اپنے اقتدار کو بچانے' اس کو تحفظ دینے اور ہوس اقتدار میں کیا۔ نہ کسی کا احسان یاد اور نہ کسی کی نیکی۔

یہی خلیفہ جب اپنی زندگی کے آخری سانس گزار رہا ہوتا ہے اور اپنے بعد ولی عہد کے انتخاب کی سوچ رہا ہوتا ہے تو اپنی بیوی زبیدہ کی زلف کا اسیر ہو جاتا ہے۔ ہارون کا خیال تھا میرے بعد مامون اس قابل ہے کہ اقتدار اس کو سونپا جائے مگر زبیدہ کا اصرار تھا کہ ولی عہد امین کو بنایا جائے کیونکہ امین زبیدہ کے بطن سے تھا۔ بالآخر بیوی کا حکم ہارون پر غالب رہا اور ولی عہد امین کو بنا دیا جاتا ہے اور ہارون الرشید آخری

سانس لیتے چل بستا ہے۔

امین کو اقتدار میں آتے ہی اس کا وزیر فضل بن ربیع اکساتا ہے کہ مامون کو ولی عہد سے معزول کر دو۔ اپنے بیٹے موسیٰ کو ولی عہد نامزد کرو۔ اس وزیر کی اطاعت میں امین مامون کو معزول کر کے اپنے دودھ پیتے بیٹے موسیٰ کو ولی عہد نامزد کر دیتا ہے۔

اقتدار کی ہوس سے عقل جاتی رہتی ہے مشیر اور وزیر اسطرح آنکھوں پر پردہ ڈالتے ہیں کہ حکمران دانا و بینا ہونے کے باوجود ہوس اقتدار میں اندھے ہو جاتے ہیں۔ خلیفہ امین نے بھی اسی طرح اپنے شیر خوار بیٹے موسیٰ کو ولی عہد نامزد کر دیا جس کے نتیجے میں دونوں بھائی صف آراء ہوتے ہیں۔ تلواریں نیاموں سے نکل پڑتی ہیں تو نتیجتاً امین کی لاش تڑپتی ہوئی دیکھائی دیتی ہے۔ اس قتل و غارت گری کے بعد مامون اقتدار میں آتا ہے۔

بسا اوقات کئی کام بظاہر اچھے دیکھائی نہیں دیتے مگر جب نتیجہ نکلتا ہے تو شر نہیں خیر نظر آتی ہے۔ جیسے امین کے قتل کے بعد مامون کی خلافت میں ایسے علمی کام شائد امین کے دور میں یہ علمی ترقی نہ ہو سکتی۔ خلیفہ مامون کا عہد عباسی خلافت میں ایک سنہری دور خیال کیا جاتا ہے۔ اسی دور میں ستاروں کی حرکات کا مطالعہ کرنے کے لئے پہلی رصد گاہ قائم ہوئی۔ دوربین ایجاد ہوئی' حساب' جیومیٹری' فلسفہ اور طب پر خوب کتابیں لکھی گئیں' افلاطون' ارسطو' بقراط اور جالینوس کی کتابوں کے عربی میں ترجمے ہوئے۔

تو بعض اوقات ہم حالات کو دیکھ کر دل برداشتہ ہو جاتے ہیں کہ حالات کا رخ اچھا نہیں مگر حاکم اعلیٰ اور تقدیر کا مالک ہر بات سے باخبر ہے اس سے التجاء کرنی چاہئے کہ خدایا جو کچھ ہوا ہم اس کی حقیقت سے ناواقف ہیں' تقدیر تیرے ہاتھ میں ہے اس کا انجام خیر ہو۔ ہمیں کسی کی ذات سے کوئی سروکار نہیں' ہم اس شخص کے منتظر ہیں جو اسلام کو چاہنے والا' وطن اور مسلمانوں کا خیر خواہ ہو۔ اے اللہ! ہم نہیں جانتے اس انقلاب میں ظالم کون ہے اور مظلوم کون؟ غدار وطن کون ہے اور وفا کا مجسمہ کون؟ خزانوں کو لوٹنے والا کون ہے اور امانت و دیانت کا پیکر کون؟ ہم اس معاملہ کو تیرے سپرد کرتے ہیں کہ ہم ناتواں و کمزور ہیں اور طاقت کا سرچشمہ تو ہے ظالم کو کیفر کردار تک پہنچا۔ صاحب حق کو اس کا حق دے۔ غدار وطن کو نشان عبرت بنا اور ہمیں ایسا حکمران عطا فرما جو تیرا اور تیرے دین کا خیر خواہ ہو اس ملک میں تیرے دین کو نافذ کرے۔ تیرے بندوں کی بھلائی کے لئے حکمرانی کرے۔

بقیہ فوجی انقلاب

علم نہیں ہو سکا۔ لیکن ہم امید رکھتے ہیں کہ انہیں صفائی پیش کرنے کا پورا موقعہ دیا جائے گا اور یکطرفہ کارروائی سے مکمل اجتناب کیا جائے گا۔

احتساب کا ایسا عمل شروع کیا جائے جس کا دائرہ وسیع ہو۔ خاص کر افسران بالا کے بارے میں مکمل چھان بین ہو۔ یہی لوگ ملک کو کھوکھلا کرنے میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ لیکن ہر حکومت ان سے خائف ہے اور یہ محاسبہ سے بچ جاتے ہیں۔ ہماری ان معروضات پر ہمدردی سے غور کیا جائے اور عملی اقدامات میں تاخیر نہ کی جائے۔

بقیہ تاریخ حدیث

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم کی حرام کی ہوئی چیزیں ان کے علاوہ ہیں' ان کا ذکر کہاں ہے؟ قرآن میں تو ہے نہیں' حدیث میں ہے اس لئے حدیث پر عمل کرنا لازم ہے۔ (جاری ہے)

قرآن مجید سادہ و مترجم' کتب تفاسیر و احادیث عربی اردو
ہر قسم و دیگر دینی' علمی' تدریسی کتب بازار سے بارعایت
خریدنے کے لئے
مکتبہ اہل حدیث
میں تشریف لائیں۔ شکریہ
زیریں مرکزی جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار فیصل آباد